مشکل ترکیبیں

مصنفہ

حضرت العلامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری مدظلہٗ

باھتمام

باہتمام صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاول پور

فہرست تراکیبِ مشکلہ

صفحہ	جملہ	نمبر شمار	صفحہ	جملہ	نمبر شمار
۲۵	رأیتُ کمیتٌ الخ	۱۰۴	۲۰	الی اکلتَ الخ	
۲۵	رأیتُ کلابٌ الخ	۱۰۵	۲۰	اِلی آکل الخ	۸۲
۲۵	کلب کلبٌ الخ	۱۰۶	۲۰	اِلی بغیتُ الخ	۸۴
۲۵	عصوَ عصوٌ الخ	۱۰۷	۲۰	اِلی بغیت الخ	۸۵
۲۶	بَطنُ کَبیر الخ	۱۰۸	۲۰	״ ״	۸۶
۲۶	کانَ عبدُ اللہ الخ	۱۰۹	۲۱	״ ״	۸۷
۲۶	جاءنی اِلّا زیدٍ	۱۱۰	۲۱	لَا تُصلّوا عَلی النبی	۸۸
۲۶	قالوا اعداءنا الخ	۱۱۱	۲۱	لاتزال الخ	۸۹
۲۶	اِنّ ھذا الملحة الخ	۱۱۲	۲۱	من اخذ الخ	۹۰
۲۷	اِنّک زیداً الخ	۱۱۳	۲۱	جاءکَ الموتُ الخ	۹۱
۲۷	حمدتُ حامداً الخ	۱۱۴	۲۱	جاءہُ الخ	۹۲
۲۷	انا کنتُ لیلاً الخ	۱۱۵	۲۲	الجراد ماھُوب	۹۳
۲۷	اَنّ زیداً فی النار	۱۱۶	۲۲	اذا ما عدونا الخ	۹۴
۲۷	ان فرعون وموسی فی النار	۱۱۷	۲۲	إذُن اظنکَ الخ	۹۵
۲۷	النار فی الشتاء خیر من اللہ الخ	۱۱۸	۲۲	اِنکَ اِنُ الخ	۹۶
۲۸	یا دارِ و رَزیداً	۱۱۹	۲۳	اِنّ من اشد الناس الخ	۹۷
۲۸	من صلی علی النبی	۱۲۰	۲۳	اَنْ تقرآن الخ	۹۸
۲۸	لا الٰہ الا اللہ	۱۲۱	۲۴	صبغَةَ اللہ الخ	۹۹
۲۸	ما احسنہ	۱۲۲	۲۴	علیکم السکینة	۱۰۰
۲۸	اَحْسِنْ بِہٖ	۱۲۳	۲۴	حِطّةٌ الخ	۱۰۱
۲۹	لاحول ولا قوة الا باللہ	۱۲۴	۲۴	اشوکُوا مکانکم	۱۰۲
۳۱، ۳۲	اشرفَ الرّجلَ (۱۲۶) حبّ بِہا (۱۲۷) عسی زیدٌ (۱۲۸) عسَی الغویرُ (۱۲۹) عساکَ الخیرُ (۱۳۰) لَتخُلُنّ (۱۳۱) مَا انتَ (۱۳۲) کمْ مثلہا (۱۳۳) ھو شکّةٌ (۱۳۴) فتربّصُوا (۱۳۵) علٰی زیدٍ (۱۳۶) نزلتُ لا (۱۳۷) ابنُ	۱۲۵	۲۴	قالَ زیدٌ الخ	۱۰۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدك يا من لا يحصى ثنائك سواك ونصلى على حبيبك الذى من قلت له لولاك۔

امابعد بے چارہ روسیاہ گنہگار ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ، بہ فقیر نے چند مشکل ترکیبوں کی تحریر کا آغاز کیا۔ ایک ضخیم کتاب تیار ہوگئی مشتے نمونہ از خروارے درج ذیل ہیں اگرچہ طلبہ کرام اس سے استفادہ کریں تو اپنے مشورہ جات سے آگاہ کریں تاکہ سلسلہ جاری رہے۔ اگر یہ سلسلہ کسی حد تک غیر مفید ہو تو فقیر تضیع اوقات نہ کرے

۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

حل:۔ اس کی ترکیب سہل ہے جو مشکل ترکیبوں کی صف میں نہیں آسکتی صرف من حیث الابتداء اسے تحریر کیا گیا۔ اور چونکہ آغاز تلاوت کلام الٰہی کے وقت اسے پڑھا جاتا ہے اور اگر طالب علم اس کی ترکیب سے بھی نابلد ہو تو پھر اسے دیگر ترکیب کی مشق بیکار ثابت ہوگی۔

الرجیم میں تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں (۱) مجرور الشیطان کی صفت ہے (۲) مرفوع خبر ہوگی اس کا مبتدا محذوف ہے دراصل ھو الرجیم تھا سالم جملہ صفت ہوگی الشیطان کی (۳) منصوب مفعول ہوگا اَعْنِیْ فعل محذوف کا علاوہ ازیں جتنی ترکیبیں بسم اللہ شریف میں ہوسکتی ہیں اس میں بھی اور بسم اللہ شریف کی ترکیب اپنے موقع پر ہوگی۔

فائدہ من جس طرح حرف ہے اسی طرح اسم اور فعل بھی ہے زمخشری کشاف میں لکھتا ہے کہ فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ میں اگر من تبعیضیہ ہے تو پھر یہ مفعول بہ ہوگا اور طیبی فرماتے ہیں کہ اگر اسے مفعول بہ قرار دیا جائے تو وہ عن کی طرح اسم ہوگا جیسے اس قول[1] میں ہے "مِنْ عن یمینی مرۃ وامامی" اور فعل ہو تو مَانَ یَمِیْنُ مِنًا کا امر ہوگا اور اسے فقیر نے تحفۃ الطلبہ فی حل الصیغ المشکلہ میں درج کیا ہے۔

فائدہ:۔ اسے بہت ترکیب جملہ انشائیہ کہنا ہوگا۔ معترض اگر اعتراض کرے کہ اس میں جملہ انشائیہ کی کوئی علامت نہیں تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اس میں اگرچہ علامت کوئی نہیں لیکن اس پر انشائیہ کی تعریف صادق آتی ہے۔

فائدہ شیطان اگر بروزن فیعال ہو تو بمعنی دیو دنا فرمان ہوگا از شیطن یا از شاط بروزن فعلان ہو

۲۔ اَحْمَقِ حِمَارًا

حل:۔ دراصل یہ جملہ یوں تھا یا اَحْمَدُ تِ حِمَارًا احمد کا ترخیم کرکے اَحْمَ کیا گیا۔ حرف ندا محذوف ہے

---

[1] یہ قول قطری کا ہے اس ۔۔۔ مل یوں ہے ۔۔۔ فلقد اراك للرماح دریۃ ✱ من عن الم

ق امرز ذی اتقی وقایۃ ہے ۔ حماراً مفعول بہ ہے

۳۔ اَنَّ زَیدٌ کَبیرٌ

حل :۔ اَنَّ حرف نہیں بلکہ فعل ہے ان اَنَّ یَاِنُّ الرجس یفقرنے "ابواب الصرف مع قوانین جدیدہ" میں درج کیا ہے اور بیرٌ در اصل برٌ تھا یعنی زید کنویں کی طرح رویا ۔ طالب علموں کو اَنَّ سے غلط فہمی ہوتی ہے حالانکہ اَنَّ ابتدا کلام میں نہیں آتا

۴۔ اِنَّ زیدًا کَرِیمٌ

حل :۔ کریم کے مجرور ہونے سے طالب علم غلطی کا شکار ہوجاتا ہے یہ کاف تشبیہ ہے اور ریم علیحدہ حرف ہے بمعنی میل کچیل یعنی بے شک زید میل کچیل کی طرح قبیح منظر ہے یا جس طرح وہ کپڑوں وغیرہ کو نہیں چھوڑتی یہ بھی ۔

۵۔ اَنْ تَصُومُوا خَیرٌ لَّکُمْ

حل :۔ ان تصوموا صیغہ مخاطب ہے خیر لکم کو منصوب پڑھنا چاہیئے تھا لیکن قانون نحوی کے اعتبار سے اَن مصدریہ کی وجہ سے اَن تصوموا اسم حکمی ہوکر مبتدا ہوگا اور خیر لکم خبر ہوگی عبارت یوں ہوگی صومکم خیر لکم ۔

۶۔ اِنَّ ھٰذٰانِ لَسٰحِرَانِ

حل :۔ اعتراض کی تقریریں ہوگی کہ اِنَّ نے ہذان کو ہٰذَین کیوں نہیں کیا ۔ اس کے متعلق نحویوں کی کئی توجیہیں ہیں (۱) امام مبرد تو کہتے ہیں کہ ان حرف ایجابیہ ہے مشبہ بالفعل نہیں (۲) بعض نحوی کہتے ہیں کہ یہ قراءت بنوالحارث کی لغت کے مطابق ہے کہ وہ تثنیہ اسم اشارہ کو متغیر نہیں کرتے (واختار ہذا الوجہ ابن مالک النحوی) (۳) بعض کہتے ہیں کہ اِنَّ کا اسم ضمیر شان کی ہے جو محذوف ہے چنانچہ نحویوں کا قاعدہ ہے کہ وہ مبتدا جو لازم الصدارت ہو اس پر ان اگر داخل ہو تو اِنَّ کا اسم ضمیر شان محذوف ہوتی ہے جیسا کہ اس شعر میں ہے ؎

اِنَّ مَنْ یَدْخُلِ الْکَنِیْسَۃَ یَوْمًا   یَلْقَ فِیْھَا جَاذِرًا وَظِبَا !!

ان کے بعد اور مَن سے پہلے ضمیر شان محذوف ہے ۔

۷۔ اِنِ الْمَرْءُ مَیِّتًا بِانْقِضَاءِ حَیَاتِہٖ

حل :۔ سوال کا طریقہ یہ ہے کہ ان نافیہ ہے کیونکہ اس کے بعد کا مصرع یوں ہے وَلٰکِنْ بِاَنْ یُّبْغٰی علیہ فیخذلا ۔ اور ان نافیہ کوئی عمل نہیں کرتا حالانکہ یہاں پر اس نے میتًا کو منصوب کر دیا ۔ تو جواب سہل ہے کہ ان نافیہ بعض نحویوں کے نزدیک لَیْسَ کی طرح عمل کرتا ہے جیسا کہ دوسرے شعر میں ہے ۔ اِنْ ھُوَ مستولیا علی احد الا علی ضعف المجانین

فائدہ :۔ اِنْ چار قسم ہے (۱) مخففہ من المثقلہ نحو قولہ تعالیٰ وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الْغَافِلِیْنَ ۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد لام تاکید کا ضرور آئے گا ۔ (۲) نافیہ نحو قولہ تعالیٰ اِنِ الْکٰفِرُوْنَ

اِلّاَ فِی غرور۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد حرف استثناء واقع ہوگا ۳۔ شرطیہ جو کہ شرط و جزا کو طلب کرے نحو قولہ تعالےٰ ان یسرق فقد سرق اخ لہ (۴) زائدہ نحو قولہ ؎ وما ان طبنا جبن ؛ ولکن منایانا و دولۃ آخرینا

۸۔ اِنْ عَمْرٌوا لَمُنْطَلِقٌ

حل ان مخففہ من المثقلہ ہے اور نحویوں کے نزدیک اس حالت میں بھی عمل کرتا ہے جیسا کہ کلام الٰہی میں بھی ہے۔ وَاِنْ کُلًّا لَمَّا لَیُوَفِّیَنَّھُمْ

۹۔ اِنَّ قَعْرَ جَھَنَّمَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

حل :۔ یہ حدیث شریف کا ایک ٹکڑا ہے۔ سوال کا طریقہ یہ ہے اِنَّ کا اسم اور خبر ہر دونوں منصوب کیوں ہیں۔ جواب یہ ہے کہ اِنَّ کی خبر محذوف ہے اور اس کے اسم کا مضاف بھی دراصل عبارت یوں تھی اِنَّ بُلُوغَ قَعْرِھَا یکون فی سبعین خریفًا۔

۱۰۔ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمُصَوِّرُوْنَ

حل :۔ سوال یہ ہے کہ اِنَّ کا اسم مرفوع کیوں ہے یعنی المصورون کیونکہ من اشد الناس الخ تو اسم نہیں واقع ہو سکتا اسی لیے کہ وہ ظرف ہے اور ظرف اسم بننے کا اہل نہیں جواب یہ ہے کہ اِنَّ کا اسم ضمیر شان ہے باقی تمام جملہ خبر یہ ہے۔

۱۱۔ اَنَہٗ ضَاحِکٌ

حل :۔ اَنَہٗ مبتدا ہے یہ دراصل انا تھا الف ؔ سے تبدیل کیا گیا ہے (کذا فی مراح الارواح)

۱۲۔ اَصْبَحْتُ کَخَیْرٍ

حل :۔ یہ دراصل کَیْفَ اَصْبَحْتَ کے جواب میں واقع ہوتا ہے کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقد ذکر قصۃ المولوی المعنوی قدس سرہ فی کتابہ المثنوی صـــ ۲۳۳ ج ۱ کما قال ؎ گفت پیغمبر صباحی زید را ؛ کیف اَصْبَحْتَ اے رفیق باصفا۔ الخ سوال کی تقریر یہ ہے کہ یہاں محسوس کو غیر محسوس سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس کے دو جواب دیئے ہیں ۱۔ کاف بمعنی با ہے ای اصبحت بخیر۔ لیکن صاحب مغنی نے فرمایا لم یثبت مجیئ الکاف بمعنی الباء ۲۔ کاف اپنے معنی پر ہے لیکن یہاں مضاف محذوف ہے۔ ای اصبحتُ کصاحب الخیر۔

فائدہ : کاف تشبیہ ضمائر پر داخل نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ضمائر میں ایک کاف خطاب بھی ہے اور اس پہ کاف تشبیہ داخل ہوگا تو دو کافوں کا اجتماع لازم آئے گا (وہو مکروہ) پھر طرداً للباب تمام ضمائر پر داخلہ بند کر دیا گیا۔ اِلّاَ لضرورۃ الشعر اگر ضمائر پر کاف تشبیہ کے داخل کرنے کی ضرورت پڑے تو لفظ مثل بڑھا دیا جائے نحو قولہ تعالےٰ لیس کمثلہ شیئٌ۔ البتہ مبرد مطلقاً جائز سمجھتا ہے جیسا کہ عرب کا مقولہ مشہور ہے مَا اَنَا کَاَنْتَ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) حروف ایجابیہ شش اند کما قال النحاۃ ومنہا اِنَّ ۱۲ فقیر اویسی غفرلہ۔

۱۳۔ اَلنَّارُ فِی الشِّتَاءِ خَیْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

حل: ترکیب تو سہل ہے البتہ معنے کرتے وقت اشکال پیدا ہو جاتا ہے تو اس کا حل آسان ہے جبکہ معلوم ہو کہ مِن تسمیہ ہے کما جاء فی کتب النحو ومنہ قولہم مِنَ اللّٰہِ کُنْتُ عُتُقًا حروف جارہ کی نفیس بحث فقیر کی شرح شرح مأتہ عامل میں دیکھو۔

۱۴۔ فَتَرَبَّصُوْا بِہٖ عَتّٰی حِیْنٍ

حل:۔ ترکیب میں تو کسی قسم کا اشکال نہیں البتہ لفظ عتّٰی سے التباس پڑ رہا ہے کہ یہ کیا شے ہے اور حین کیوں مجرور ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہُذیل کی لغت میں حاء کو عین سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ یہ دراصل حَتّٰی حِیْنٍ تھا اور یہ آیت حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کی قراءت میں یونہی ہے۔

۱۵۔ لَیْتَ زَیْدًا قَائِمًا

حل:۔ اشکال یہ ہے کہ لَیْتَ کے دونوں اسم منصوب کیوں۔ جواب یہ ہے کہ فرّاء کا مذہب یہ ہے کہ لیت کے دونوں اسموں کو منصوب پڑھا جائے۔

۱۶۔ وَلٰکِنَّ زَنْجِیٌّ عَظِیْمُ الْمَشَافِرِ

حل:۔ دراصل ایک شعر کا مصرع ہے جس کا اول ہے ؎ فلو کنتَ ضبّیًا عرفتَ قرابتی ؛ وَلٰکِنَّ زَنْجِیٌّ الخ صورت اشکال ظاہر ہے کہ لکن نے زنجیٌّ کو منصوب نہیں کیا جواب یہ ہے کہ لکن کا اسم محذوف ہے دراصل لکنک زنجی تھا اور اس کے اسم کو محذوف کرنا جائز ہے۔

فائدہ:۔ لکن کی خبر پر لام تاکید داخل نہیں ہوسکتی خلافاً للکوفیین ومستدلہم قول الشعراء۔

۱۷۔ مَا زَیْدٌ قَائِمٌ

حل:۔ سوال یہ ہے کہ ما نافیہ مشبہ بلیس ہے لیکن اس کی خبر منصوب نہیں جواب یہ ہے کہ بنی تمیم کی لغت کے مطابق ہے اگرچہ قرآن شریف اور فصحاء کے غیر موافق ہے۔

۱۸۔ یُوْسُفُ زُلَیْخَا

حل:۔ دراصل یوں تھا یا یُوْسُفُ فِ زُلَیْخَا۔ یوسف منادی مرخم ہے اور فِ ہچوں قِ از وفا ہے زلیخا مفعول بہ ہے

۱۹۔ یَوْمَ یَاْتِ لَا تَکَلَّمُ اِلَّا بِاِذْنِہٖ

حل:۔ اعتراض کی تقریر یہ ہے کہ یَاْتِ فعل مضارع پر نہ عامل ناصب ہے نہ جازم لیکن پھر بھی اس کی یاء محذوف ہے کہ یَاْتِیْ ہونا چاہیئے تھا۔ جواب یہ ہے کہ کبھی مضارع تخفیفاً بھی مجزوم ہو جاتا ہے جیسے دوسرے مقام پر ہے

ے منسوب الی ضبہ بفتح الاول وتشدید الثانی قبیلہ ۱۲

واللیل اذا لیسر کہ دراصل لیسری تھا۔

۲۰۔ کَیْ تَجْنَحُوْنَ اِلیٰ سَلْمٍ وَمَا شُئِرَتْ

حل ۱۔ یہ ایک شعر کا مصرع ہے جس کا آخر یوں ہے۔ فتلا کم ولظی الھیجاء تضطرم۔ سوال یوں ہے کہ کیْ عامل ناصب ہے لیکن تجنحون پر عمل نہیں کیا۔ جواب ۱ یہ کیْ کیف کا مخفف ہے اور کیف عامل نہیں۔

۲۱۔ اِذَنْ زَیْدٌ اُکْرِمُکَ

حل ۱۔ سوال یہ ہے کہ اذن عامل ناصب ہے لیکن اکرمک کو منصوب نہیں کیا اگر کوئی اس کا جواب دے کہ فاصلہ کی وجہ سے تو یہ بھی درست نہیں اس لئے کہ عرب کا مقولہ ہے اذن واللہ اکرمک۔ اس میں فاصلہ ہے تب بھی عمل جاری ہے۔ جواب کی تقریر یہ ہے کہ اذن کے معمول پر اگر قسم آجائے تو اذن کے عمل میں حائل نہیں ہوتی اگر قسم کے سوا کوئی اور اسم ہو تو پھر اذن عمل نہیں کرسکتا۔

۲۲۔ وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ اَسْبَاطًا اُمَمًا

حل ۱۔ دراصل سوال یہ ہے کہ اثنتی عشرۃ کی تمیز مونث ہوتی ہے اور مفرد اور یہاں پر ہر دو نوں نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمیز محذوف ہے دراصل یوں تھا اثنتی عشرۃ فرقۃ" اور اسباطا اس اثنتی عشرۃ سے بدل ہے

۲۳۔ دَرَاکِ زَیْدًا

حل ۱۔ دراک اسم فعل بمعنی ادراک ہے (ف) فعال کا وزن اسم فعل میں بمعنی امر قیاسی ہے جیسے ضراب زیداً ای اضرب زیداً اگر اس کے خلاف آئے تو وہ قلیل الاستعمال ہوں گے۔

۲۴۔ بَلْہَ زَیْدٍ

حل سوال کی تقریر یہ ہے کہ بلہ اسم فعل بمعنے دَعْ ہے اور مابعد کو منصوب کرتا ہے اور اب اس کا مابعد مجرور ہے۔ جواب یہ ہے کہ جس طرح یہ بمعنے اسم فعل آتا ہے اسی طرح بمعنی مصدر بھی آتا ہے اور مفعول مطلق واقع ہوتا ہے اور یہاں پر بھی ایسے ہوا۔ (ف) بلہ کا استعمال چار وجہوں پر ہے ایک گذر چکی (۲) بلہاً اور اس کے مابعد کو منصوب پڑھیں گے اور اس وقت بھی مفعول مطلق سمجھا جائے گا اور اس کا فعل محذوف ہوگا جیسے کہ قسم دوم میں ہے اور زیداً مفعول بہ ہوگا (۳) بمعنی کیف جیسے بلہ زیدٌ اس وقت کیف ظرف مقدم اور زید مبتدا مؤخر ہوگا۔ ان دو قسموں کو علیحدہ سوالات تصور کیا جائے (۴) اس کی چوتھی قسم مشہور ہے (ف) بلہ بمعنی غیر بھی آیا ہے اور مابعد کو مجرور کرتا ہے۔ نحو قولہ تعالیٰ فی الحدیث القدسی اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر من بلہ ما اطلعتم علیہ ای من غیرہ ویحتمل انہا علی اصلہا مصدر بمعنی الترک ومن تعلیلیہ ای من اجل ترککم ما علمتوہ من المعاصی۔ کذا قال الشمنی،

۲۵۔ هَاكَ زَیْدًا

حل :- ہاک بظاہر تو ماضی معلوم بروزن فال معلوم ہوتی ہے درحقیقت یہ ہا بمعنی خذ اسم فعل ہے پھر کاف بڑھایا گیا اور یہ تیا سا بڑھایا جاتا ہے اسی طرح گلہ ہے کاف کے بجائے ہمزہ بڑھایا جاتا ہے ہاء ہاؤ ما ہاؤ موا اسی سے باری تعالٰی کا قول ھاؤم اقرء کتابیہ

۲۶- رُوَیْدًا زَیْدًا

حل :- رویداً اس کا فعل محذوف ہے اور یہ اس فعل محذوف کا مفعول مطلق ہو کر اس کی نیابت میں زیدًا کا ناصب ہوا (ف) روید کی تین حالتیں ہیں (۱) رویدبمعنی امہل جیسے کہ مشہور ہے (۲) مفعول مطلق واقع ہو لیکن اس کے بعد مضاف الیہ نہ ہو جیسے فمہل الکفرین امہلہم رویداً (۳) فعل محذوف کا مفعول مطلق ہو کر اپنے مفعول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے رُوَیدَ زیدٍ اسی طرح فعل محذوف کا مفعول مطلق ہو کر اس کی نیابت میں مابعد کو منصوب کرے اس کی مثال سوال میں گزری ہے۔

۲۷- کِتَابَ اللہِ عَلَیْکُمْ

حل :- یہ آیت قرآنیہ کا ایک ٹکڑا ہے سوال کی تقریر یوں ہوگی کہ اسمائے افعال کے معمولات یعنی مفاعیل مقدم نہیں ہوا کرتے اور یہاں پر علیکم اسم فعل بمعنی الزموا ہے۔ اور اس کا مفعول کتاب اللہ مقدم ہے۔ جواب کی تقریر یہ ہے کہ یہ علیکم اسم فعل نہیں بلکہ جار مجرور ہے اور کتاب اللہ کا عامل محذوف ہے یعنی کتب اللہ۔ اب یہ جار مجرور اس فعل کے متعلق ہوگا یا اس کے نائب کتاب اللہ سے۔

۲۸ اَیْضًا

حل :- ہمیشہ منصوب رہتا ہے اور اس کا فعل ہمیشہ محذوف اور یہ مفعول مطلق ہے فعل آض محذوف کا۔

۲۹- کَانَ زَیْدٌ قَائِمٌ

حل :- اس کان کا اسم ضمیر شان ہے اور زید قائم جملہ خبر ہے۔ کذا فی کافیہ لابن حاجب

۳۰- تَقُوْلُ زَیْدًا مُنْطَلِقًا

حل :- قول کا خاصہ ہے کہ اگر اُسے مفعول ملے تب بھی اسے نصب نہ دے کیونکہ اسے تو مقولہ چاہیئے اور مقولہ جملہ ہوتا ہے۔ اگر اس کے بعد مفرد ہوتا تب بھی تاویلاً جملہ سمجھ کر مرفوع پڑھا جاتا ہے ہاں کبھی منصوب بھی ہوتا ہے مفعول سمجھ کر اور یہاں دو اسموں کو منصوب کر دیا۔ جواب یوں ہوگا کہ یہ قول بمعنی ظن ہے اور ظن افعال قلوب سے ہے۔

(ف) بعض کے نزدیک بلا شرط بمعنی ظن اگر دو مفعولوں کو منصوب کرتا ہے اور بعض کے نزدیک چار شرطیں ضروری ہیں (۱) مضارع ہو (۲) صیغہ مخاطب ہو (۳) مسبوق بہ استفہام ہو (۴) درمیان استفہام و فعل فاصلہ غیر ظرف اور معمول فعل کا نہ ہو۔ صاحب الفیہ فرماتے ہیں ؎

واجری القول کظن مطلقا ✤ عند سلیم نحو قل ذا مشفقا

۳۱- شَرُفَ رَجُلاً زَيْدٌ

حل :- کبھی وہ افعال کہ بضم العین ہیں خواہ قبل از نقل یا بعد نقل مضموم ان کو افعال مدح وذم کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اب بات ظاہر ہے کہ شرف کی ضمیر مضمر مبہم ممیز ناصب ہے اور رجلا تمیز ہے اور زید مخصوص بالمدح ہے

۳۲- فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

حل :- یہ قرآنی آیت ہے اور اشکال فنکون مضارع کے منصوب ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے کہ اس کا ناصب کون ہے جواب ظاہر ہے کہ تمنی کے جواب میں فاء واقع ہو تو اس کے بعد اَنْ محذوف ہوتا ہے۔ اور آیت میں لو تمنائیہ ہے اسی بناء پر فنکون کی فاء میں اَنْ ناصبہ محذوف ہے۔

۳۳- لَا يُمْكِنُ الْوَارِثَ اَخْذُهَا

حل :- الوارث مفعول مقدم اور اخذ ہا فاعل موخر ہے اس کے برعکس پڑھنا جہالت ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب فاعلیت ومفعولیت میں التباس پڑ جائے تو اس اسم کو ضمیر کی طرف راجع کیا جائے جو اسم ضمیر متکلم مرفوع کیطرف راجع ہو۔ وہ فاعل ہوگا۔ اور جو منصوب کی طرف راجع ہو وہ مفعول ہوگا۔ جیسے امکن المسافر السفر اس لکمنی السفر کہہ سکتے ہیں لیکن اکمنت السفر نہیں کہہ سکتے اس کی وضاحت مطلوب ہو تو نعم الحامی کا مطالعہ کر

۳۴- كَمَا تَكُوْنُوْا يُوْلّٰى عَلَيْكُمْ

حل :- تکونوا کا نون محذوف ہوا نہ کوئی ناصب ہے نہ جازم۔ اس کے تین جواب ہیں (۱) ایک لغت یہ بھی ہے جو مضارع کے نون کو بغیر عامل نے حذف کرتے ہیں جیسا کہ دوسری حدیث میں واقع ہوا لا تدخلوا الجنۃ حتی تومنوا۔ (۲) یہ امام مبرد اور کوفیوں کے مذہب کے مطابق ہے کہ کما کا لفظ بھی عامل ناصب ہے (۳) راویوں کے تغیرات سے ہے

۳۵- فَتُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ

حل :- یہ قرآنی آیت کا ٹکڑا ہے۔ سوال یہ ہے کہ فاء کی حقیقت تعقیب ہے اب تعقیب کا کیا معنی کہ تو بہ نفس قتل کا نام ہے۔ جواب یہ فاء تفسیریہ ہے اور فاء تفسیریہ عرب میں شائع و ذائع ہے نحو قولہ علیہ السلام۔ انہم شکوا سعد افشکوا انہ لا یحسن ان یصلی (بخاری) قال شارحہ الفاء ہنا تفسیریہ۔

۳۶- مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ اِلَّا مَرِيْضٌ

حل :- یہ حدیث شریف ہے۔ سوال یہ ہے کہ مریض مستثنیٰ ہے اور کلام موجب میں واقع ہے تب بھی منصوب نہیں ہوا۔ جواب یہ ہے کہ مریض منصوب لیکن اس سے الف لام حذف کر دیا گیا۔ یہ محدثین کی عام عادت ہے

جیسے کہتے ہیں سمعت التراب الناس میں الف علامت نصب نہیں لکھی اسی طرح ازی مالک خازن النار میں المالک سے الف لام حذف کر دیا گیا۔

۳۷۔ أَكْلًا وَذَمًّا

حل:۔ دونوں مفعول مطلق ہیں اور دونوں کے فعل محذوف ہیں مثلاً یاکل اکلاً ویذم ذمًّا کھانا اور پھر مذمت بھی کرنا یہ اس وقت جب کسی سے نفع اٹھایا جائے اور پھر اس کی مذمت بھی کی جائے حالانکہ وہ ذم کا مستحق بھی نہ ہو۔ قال سیدی احمد رضا قدس سرہ فی ذم النجدیۃ المارای تہورا تہم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؎

تیرا کھائیں اور تیرے غلاموں سے الجھیں ہیں عجب کھانے غرانے والے!

۳۸۔ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ

حل:۔ یہ قرآنی آیت کا جملہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ نسوۃ مونث ہے اور فعل مذکر حالانکہ قاعدہ ہے کہ فاعل مونث ظاہر بلا فصل ہو تو واجب ہے کہ فعل بھی مونث ہو (جواب) قاعدہ ہے کہ جمع تکسیر کیلئے فعل مونث لاؤ خواہ مذکر۔ اور نسوۃ جمع تکسر ہے نساء کی۔

۳۹۔ بَاكِرْ تَسْعَدْ

حل:۔ باکر امر از مباکرۃ بمعنی تڑکے اٹھنا اور تسعد مضارع امر کی وجہ سے مجزوم ہے معنی یہ ہوا کہ تڑکے اٹھو تا کہ سعادت مند بنو۔

۴۰۔ اِلَّاحَظِیَّةً فَلَا اَلِیَّةً

حل:۔ دراصل عبارت یوں ہے۔ ان لم تکونی خطیئۃ فلا تکونی الیّۃ" اگر تو صاحب رتبہ نہ ہو تو کوتاہی کرنے والی بھی نہ بن۔ اس عورت کیلئے کہا گیا ہے۔ جو اپنے خاوند کو مرغوب نہ ہو کہ اگر خاوند کی محبت میسر نہیں تو تو اپنی طرف سے خدمت و محبت سے کمی نہ کر۔ اب اس مطلب کیلئے ہے کہ اگر لوگ تیری طرف متوجہ نہیں ہوتے تو تو ان کی مدارت کر کے اپنا مطلب نکالو۔

خطیئۃ" خطوۃ" سے مشتق ہے بمعنی مرتبہ، عزت۔ الیّۃ" اَلُوٌّ" بمعنی کوتاہی سے مشتق ہے اَلِیَّۃٌ بمعنی کوتاہی کرنے والی

۴۱۔ اَلذِّئْبُ خَالِیًا اَسَدٌ

حل خالیا الذئب سے حال ہے ابن مالک کے نزدیک مبتدا سے بھی حال واقع ہو سکتا ہے۔

۴۲ اَلْبَتَّةَ

حل: ہمیشہ اس کا فعل محذوف رہتا ہے۔ بَتَّ اَلْبَتَّۃَ تھا۔ اب بمعنی ضرور و لازم کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

۴۳۔ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

حل :۔ حضور علیہ السلام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ زُرْ امر از زَارَ یَزُوْرُ زِیَارَۃً اور غِبًّا اس کا مفعول فیہ یعنی ناغہ کرکے۔ تَزْدَدْ مضارع ہے دراصل تَزْتَادُ تھا۔ تاء ثانی دال سے تبدیل ہوئی۔ الف امر کے جواب کی وجہ سے گر گیا اور حُبًّا اس کا مفعول ہے۔

۴۴۔ لَا مَرْحَبًا بِکُمْ

حل :۔ اس میں دو وجہیں ہو سکتی ہیں (۱) مفعول بہ ہے اس کا فعل مقدر ہے لَا اَتَیْتُمْ مَرْحَبًا بِکُمْ (۲) یا مفعول مطلق ہے۔ دراصل عبارت تھی۔ لا رحبتکم رحبکم مرحبًا بکم۔ زیادہ مناسب پہلی ترکیب ہے۔

۴۵۔ اَطْرِقْ کَرَا اِنَّ النَّعَامَۃَ فِی الْقُرٰی

حل :۔ کرا دراصل کروان تھا اس کی ترخیم کی گئی اور حرف ندا گر گیا۔ اس کی مزید تحقیق فقیر کی شرح کافیہ و شرح شرح جامی میں ہے۔

۴۶۔ عِشْ رَجَبًا تَرَ عَجَبًا

حل :۔ عِشْ امر از عاش رجبًا مفعول بہ ہے تر دراصل تری تھا امر کی وجہ سے گر گیا معنی یہ ہے کہ رجب تک زندہ رہ عجائبات دیکھے گا۔

واقعہ یوں ہے کہ حارث نے اپنی زبان دراز عورت کو طلاق دیدی۔ پھر عورت نے جس شخص سے بعد ختم ہونے عدت کے نکاح کا وعدہ دے رکھا تھا۔ وہ حارث کو مل گیا۔ حارث نے عورت کے برے حالات کی طرف اشارہ کرکے کہا رجب تک ٹھہر پھر عجائبات دیکھنا۔ عدت کے زمانہ کو ماہ رجب تک تشبیہ دی گئی۔ رجب حرام مہینہ تھا۔ یعنی یہ مہینہ جب ختم ہوتا تو ہولناک واقعات رونما ہوتے حارث کی مراد یہ تھی کہ عدت کے بعد جب تو اس عورت کے ساتھ رہے گا۔ تو اس کی معاشرت بد کا حال دیکھے گا۔ اس سے وہ اعتراض دفع ہو گیا کہ رجب غیر منصرف ہے۔ اب اسے کیوں منصرف پڑھا گیا۔ تو جواب خود مل گیا کہ اِذْ نَکِرَۃٌ مُنْصَرِفٌ

۴۷۔ اَکْذَبُ مِنْ یَّلْمَعٍ

حل :۔ مَنْ ہو مبتدا محذوف ہے اور یلمع مضارع نہیں بلکہ اسم ہے بمعنی سراب۔ یعنی وہ سراب سے بھی زیادہ جھوٹا ہے۔

۴۸۔ بَعْدَ اللَّتَیَّا وَالَّتِیْ

حل :۔ دراصل عبارت یوں تھی بعد اللتیا والتی لا اتزوج ابدًا۔ جدیس قبیلہ کے ایک شخص نے ایک پست قد عورت سے شادی کی۔ اس سے اُسے بہت تکلیفیں پہنچیں اسے چھوڑ کر دوسری سے شادی کی جو دراز قد تھی۔ اس سے پہلی سے بھی دوگنی تکلیفیں پہنچیں اور عہد کیا کہ بعد اللتیا والتی الخ یعنی اس کے اور اس کے بعد ہرگز شادی نہیں کروں گا۔

۴۹۔ نَاجِزًا بِنَاجِزٍ

حل :۔ اصل عبارت یوں ہے ا بیعك ناجزا بناجز ۔ یعنی نقدا نقد بیچوں گا

۵۰۔ مَا اَنْتَ بِحَيَّةٍ وَّلَا سَبِيَّةٍ

حل :۔ ما مشبہ بلیس ہے یعنی نہ تو نجات یافتہ ہے اور نہ مفید

۵۱۔ مَتَى اَنْتَفَى اُنْتَفَى

حل :۔ ترکیب تو آسان ہے کہ متی شرطیہ ہے لیکن یہ ترکیب صرفی صیغہ لگا کر یاد پوچھی جائے تو قدرے مشکل ہے ۔

۵۲۔ اِيبَا يَزِيدَ يَزِيْدُ

حل :۔ اسے فقیر نے مشکل صیغوں کی بحث میں بھی لکھا ہے ۔ اِمراز اَولی یا اَوِیْ بمعنی وعدہ کردن مہموز الفاء ولفیف مفروق ہمچوں ق ابا یزید کا یاء الف سے تبدیل ہوا قانون ہے کہ جب دو ہمزے یکجا آئیں ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے کو یاء سے تبدیل کرتے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ " ابو یزید کے ساتھ وعدہ کر اے یزیدؔ ۔ یزید منادی ہے اور اس کا حرف ندا محذوف ہے ۔

۵۳ رَاَيْتُ جَعْفَرًا فِي جَعْفَرٍ عَلَى جَعْفَرٍ يَاكُلُ جَعْفَرًا ؛

حل :۔ ترکیب تو اتنا مشکل نہیں البتہ لفظ جعفر سے اشکال ہے اس کے چار معانی ہیں (۱) نام مرد (۲) نہر (۳) حمار (۴) خربوزہ ۔ اب معنی یہ ہوا کہ میں نے جعفر کو نہر میں گدھے پر دیکھا کہ وہ خربوزہ کھا رہا تھا ۔

۵۴ اَشْهَدُ عَنَّ مُحَمَّدًا اَرَّسُوْلُ اللهِ

حل :۔ ترکیب میں اشکال صرف عنّ سے ہے کہ یہ کون ہے کہ جس نے محمدًا کو منصوب کر دیا ۔ یہ دراصل انّ ہے بنو تمیم و بنو قیس کے نزدیک ہمزہ کو عین سے تبدیل کرنا جائز ہے کما قال مولانا عبد الرسول ؎

ہم در استعمال خود گاہ بنی قیس و تمیم !!
میکند با مین مبدل ہمزہ مفتوحہ را !!

۵۵۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

حل :۔ اشکال اس میں ہے کہ محمد رسول اللہ کو سابقہ جملہ سے کیا تعلق ہے ۔ جواب یہ ہے کہ بوجہ کثرت استعمال یا بوجہ اتصال واؤ عاطفہ گرا دی گئی ہے اور جملہ کا عطف جملہ پہ ہے ۔ اس میں اشارہ ہے کہ ان دونوں اسموں میں ایسا قوی رابطہ ہے کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں جو ان میں سے جدائی مانے وہ نہ ماننے کے برابر ہے ۔

۵۶۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

حل :۔ اشکال یوں ہے کہ رب العلمین اللہ کی صفت نہیں ہو سکتی اس لیے کہ قاعدہ ہے کہ صیغہ صفت بعد از اضافت

بھی نکرہ رہتا ہے اور اللہ علم ہے معرفہ ہے اور صفت نکرہ مطابقت صحیح نہیں۔ اگر بدل بنائیں تب بھی جائز نہیں جواب یہ ہے کہ جو صیغہ صفت ہمیشگی کا معنی دے یعنی وہ صفت اپنے موصوف سے ممتنع الانقطاع ہو۔ وہ معرفہ کا حکم رکھتی ہے اسی لحاظ سے اب اسے صفت بنانا جائز ہوا۔

۵۷۔ وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا

حل :۔ ضبحاً مفعول مطلق ہے فعل اس کا محذوف ہے ای تضبح ضبحا جملہ حال ہے والعادیات سے۔ کذا قال المفسرین وکذالک تدحًا۔

۵۸۔ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا

حل :۔ صُبْحًا مفعول فیہ ہے المغیرات کا اور نقعًا اثرن کا مفعول بہ ہے وعطف الفعل ای عطف فاثرن علی الاسم ای علی العادیات الخ لانہ فی تاویل الفعل ای واللاتی عدون ناعزن الخ

نمبر شمار	جملہ	حل
۵۹	وانفقوا مما رزقنا کم من قبل ان یأتیکم الموت فیقول رب لو لا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین	سوال یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں فیقول منصوب کیوں ہے پھر اس کے بعد فَاَصَّدَّقَ منصوب ہے تو پھر اَكُنْ مجزوم کیوں ؟ جواب : فیقول منصوب ہے اس لئے کہ یہ انفقوا امر کے جواب میں واقع ہے اور فَاَصَّدَّقَ اس لئے منصوب ہے کہ وہ لَوْ لَا کے جواب میں واقع ہے اور اَكُنْ مجزوم اِنْ حرف شرطیہ مع شرط محذوف کی جزاء کی وجہ سے کہ دراصل عبارت یوں تھی۔ ان اَخَّرْتَنِی اَكُنْ الخ (حقانی تفسیر ج ۸ ص ۱۳۱)

حل	جملہ	نمبر شمار
قید فعل مجہول ہمچون بیع ۔ انقاد ماضی معلوم از انقیاد ترکیب : ان شرطیہ قید فعل ماضی مجہول شرط انقاد: فعل ماضی معلوم از انقیاد جزاء ترجمہ : اگر باندھا جائے تو سر جھکا دے یہ حدیث شریف کا ایک جملہ ہے اصل حدیث یوں ہے۔ المؤمن کالجمل ان قید انقاد وان استنیخ علی صخرۃ استناخ (روح البیان ص۲۴۲ ج۶ سورہ فرقان آخری رکوع) ترجمہ : مؤمن اونٹ کی طرح ہے اگر اسے باندھا جائے تو سر تسلیم خم کرے اگر اسے پتھر پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔	اِن قُیِّدَ انقَادَ	۶۰
سوال پیدا ہوتا ہے نَبِیًّا رَسُولًا کی صفت ہے اور قاعدہ ہے کہ خاص صفت کے بعد عام صفت نہیں آتی ہے اور ظاہر ہے کہ رسول صفت خاص اور نبی صفت عام ہے۔ (جواب) نبیاً رسولاً سے حال ہے۔ (اتقان للسیوطی ص ج۲)	کَانَ رَسُولًا نَبِیًّا	۶۱
فصاحت کے تقاضا پر صفات پر مختلف اعراب لانا جائز ہے۔ (تفصیل فقیر کی کتاب احسن البیان حصہ دوم پڑھئے)	الحمدُ للہ ربِّ العالمین بنصب رب العالمین و رفعہ	۶۲
(سوال) امراتہٗ مرفوع ہے اور یہ اس کی صفت ہے تو پھر منصوب کیوں (جواب) فصاحت کے قواعد میں ہے کہ صفات مدح ہو یا ذم مختلف اعراب لانا جائز ہے۔	حَمَّالَةَ الحَطَبِ	۶۳
(جواب) فصاحت کے قانون میں ہے کہ صفات کو مختلف اعراب	والمؤمنون یومنون	۶۴

نمبر شمار	جملہ	حل
	باللّٰہ الخ چھٹے پارہ میں ہے اس کے بعد والمقیمین الصلوٰۃ پھر مرفوع پھر منصوب والموفون بعھدھم تک ایسا کیوں ہے؟	کے ساتھ لانا جائز ہے۔ یہ صفات مدح میں سے ہے۔ تفصیل فقیر کی کتاب احسن البیان میں دیکھیے۔
۶۵	قَدَّمَتْنِیْ زَیْدٌ فِی الْمِحْرَابِ	(جواب) (ترجمہ) زید نے میری پیٹھ محراب میں پھاڑی۔ قَدَّ علیحدہ لفظ ہے مَتْنِیْ میں متن مضاف یاء متکلم مضاف الیہ ہے۔ طالب علم کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ یہ تقدیم سے ہے۔ واحدہ مؤنث کا صیغہ ہے حالانکہ یہ صریح غلط ہے کیوں کہ مؤنث کا صیغہ اور فاعل کہاں اور زید مرفوع کیوں۔
۶۶	بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ مِنْ زَارَ وَخَفَّفَ	سوال یہ ہے کہ مِنْ حرف جارہ پر فی کا داخلہ کیسا جواب یہ مَنْ موصولہ ہے جیسے عوام رب مکبر المیم پڑھتے ہیں۔ (الامثال العامیہ)
۶۷	بَلَدُكَ اللِّیْ تُرْزَقُ فِیْهَا مَا هِیَبَ اللِّیْ تُوْلَدُ فِیْهَا	اللّی بمعنے الذی یہاں ما هِیَبَ کی وجہ سے اشکال ہے تو یاد رہے کہ ما هِیَبَ بمعنے ماھی ہے اب کوئی اشکال نہیں۔ (الامثال العامیہ)
۶۸	حَیَّ قُدَیْرِیُّ وَاَعْمُرُہ یَا بَعْدَ بَطْنِ الْمَرْہ	یہ دو دعاؤں کا مجموعہ ہے حَیَّ امر ہے بمعنے تادیر رکھ دراصل اللّٰھم حَیّ تھا اور "قُدَیْرِ" قدرت کی تصغیر ہے بمعنے ہانڈی۔ اَعْمُرْ

نمبر شمار	جملہ	حل
		اِعْمَارٌ سے ہے امر کا صیغہ ہے بمعنے اجعلہ عامراً یعنے محفوظ رکھ اور بچا اور یا بعد یہ تفدیہ کا کلمہ ہے ای جعلت المرأۃ فداك المرہ بمعنے الامراۃ ہے اب معنی یہ ہوا۔ اے اللہ! میری ہانڈی کو تا دیر سلامت رکھ اور میں اس پر اپنی عورت کو فدا کرتا ہوں۔ (الامثال العامیہ) (مزید تفصیل فقیر کی کتاب "الاضاحیك" میں دیکھئے)
۶۹	هٰذا زیداً	(سوال) ہذا اسم اشارہ کے بعد موفوع کے بجائے منصوب کیوں؟ (جواب) یہ ھا اسم فعل بمعنے خُذْ ہے ھَا تنبیہ کا نہیں ذا اسم اشارہ مفعول بہ زیداً اس کا مشار الیہ ہے اسی لئے منصوب ہے۔
۷۰	تُبَینَكَ یا عُوفَه و مُوَیهكَ البارد	دراصل عبارت یوں ہے "الزمی تبینك و مویهك البارد یا ایتها البقرۃ" (ف) تبیین تبن کی تصغیر ہے بمعنے گھاس اور مویهه موہ کی بمعنے پانی اور عوفہ گائے۔ (تفصیل فقیر کی کتاب الاضاحیك میں ہے)
۷۱	تَسْرِیْ وَحِنَّا فی مَصَابیحِكَ	حِنّا (بکسر الحاء وفتح النون مع تشدیدها) بمعنے نحن اب ترکیب آسان (الامثال العامیہ)
۷۲	الی تکلمت باللیل فاخفت والی تکلمت بالنهار فالتفت (الامثال العامیہ)	الی بمعنے اذا ہے اس طرح کی بہت سی مثالیں عرب میں موجود ہیں جب اول فعل پر الی داخل ہو تو سمجھنا وہ اذا ہے۔

نمبر شمار	جملہ	حل
٧٣	اِنْ مَا مضَا شْ مَا تلاَ شْ (الامثال العامیہ)	یہ دراصل ما معنیٰ شی ماتلی شی تھا۔ شیٔ کے بجائے صرف شں پر اکتفا کیا گیا ہے۔
٧٤	اُوطْ وتَتَشیُقَّلَ میرے کاندھے پر جتنا مرضی آئے بوجھ ڈالدے یہ وہ شخص بولتا ہے جسے ہر طرح کے بوجھ اٹھانے کی استعداد ہو	اُوطُ (بضم الہمزہ واسکان الواو ثم طاء ساکنۃ فی الوقف صیغۂ امر از وطیٔ اور تتشیقل بکسر التاء وفتح الشاء واسکان الیاء وفتح القاف ثم لام ای تثاقل امرای کن ثقیلاً (الامثال العامیہ)
٧٥	الرجال خشبْ اِلیُنْ یَتقَارَبُونْ	اِلیُنْ دراصل اِلیٰ اَنْ ہے اسی لفظ سے اشکال تھا۔ اب ترکیب آسان ہے۔ (الامثال العامیہ)
٧٦	الرجال خشب اِلمَا یتقاربون	اِلمَا دراصل الیٰ مَا تھا اور ما مصدریہ ہے اب ترکیب آسان ہے۔ (الامثال العامیہ)
٧٧	النَاس بِایْشِ وَ ھُوَ بِایْشِ	بایش دراصل بای شی تھا۔ یہ اس شخص کے لئے بولتے ہیں جو دوسروں کی خوشی اور غم میں شریک نہ ہوتا ہو۔ (الامثال العامیہ)
٧٨	وِشْ یا بُعُوضَۃُ	وشْ ایُّ شیُ تھا۔ یہ کسی کی تحقیر پر بولتے ہیں۔ (الامثال العامیہ)
٧٩	وَیْنَ ما امسیٰ ارسیٰ	وَیْنَ دراصل ایْنَ تھا "ای اینما امسیٰ ارسیٰ" ارسلی

نمبر شمار	جملہ	حل
		"ارسی بمعنے قلاء سفینۃ" اس شخص کے لئے کہاوت ہے جو ہر جگہ پھرتا ہے۔ (الامثال العامیہ)
۸۰	ذهب المداوی واللی ینقل الدوا (الامثال العامیہ)	اللی یعنے الذی اب ترکیب آسان ہے۔
۸۱	الارض ما تعلم باللی فیها (الامثال العامیہ)	اللی یعنے الذی اب ترکیب آسان ہے۔
۸۲	الی اکلت بصلا فکثر	الی بمعنے اذا ہے اب ترکیب آسان ہے۔ (الامثال العامیہ)
۸۳	الی اکل زادك فرحب	الی بمعنے اذا ہے اب ترکیب آسان ہے۔ (الامثال العامیہ)
۸۴	الی بغیت الامیر صادق الوزیر (الامثال العامیہ)	الی بمعنے اذا ہے اب ترکیب آسان ہے۔
۸۵	الی بغیت تضرہ فواعدہ وغرہ	الی بمعنے اذا ہے اب ترکیب آسان ہے اور غرّ امراز غرور ہے۔ (الامثال العامیہ)
۸۶	الی بغیت تضمها فانشد عن امها (الامثال)	الی بمعنے اذا ہے اور تضمہ سے نکاح مراد ہے اور ھا کا مرجع وہ عورت ہے جس کا نکاح مطلوب ہے۔

نمبر شمار	جملہ	حل
۸۶	الی بغیت الفراق فاطلب مالا یطاق (الامثال العامیہ)	الی بمعنے اذا ہے
۸۸	لا تصلوا علی النبی	نبی بلند جگہ کو کہتے ہیں۔ اس لئے اب کوئی اشکال نہیں۔ یہ لغوی اشکال ہے اسے نحوی بھی بنایا جا سکتا ہے۔
۸۹	لا تزل الضعیف علکَ ان ترکع یوماً والدھر قد رفعہ	اشکال ظاہر ہے جواب یہ ہے کہ علک دراصل لعلک تھا۔ اب ترکیب ظاہر ہے۔ (الضبط السعدی)
۹۰	مِنْ اَخَذَ اُمّی فھو عمی	مِنْ جارہ نہیں بلکہ (بالفتح) موصولہ ہے۔ اسے بعض عرب بالکسر پڑھ دیتے ہیں۔ (الامثال العامیہ) اخذ بمعنے تزوج
۹۱	جاکَ الموتُ یا تارکَ الصلوٰۃِ	جاکَ میں کاف خطاب کا ہے اسی لئے اشکال ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ یہ عبارت دراصل جاءکَ تھا۔ اسی لئے اب کوئی اشکال نہ رہا۔ (الامثال العامیہ)
۹۲	جاہ ابو اذینتین	جاہٗ دراصل جاءہٗ تھا اور اُذَیْنَتَیْنِ اُذَیْنَۃٌ کا تثنیہ اور اُذَیْنَۃٌ اذن کی تصغیر ہے۔ (الامثال العامیہ)

نمبر شمار	جملہ	حل
۹۳	بجرادُ ماهُوبُ بمصيده اَمسِ	مادوب کوئی علیحدہ اسم نہیں بلکہ یہ ماھن ہے اور ب زائدہ ہے ما نافیہ ہے اور محید اسم ظرف از تسیید تشکار کردہ شدہ (الاشتال العامیہ)
۹۴	اذا ما غدوْنا قالَ وُلدانُ اهلها تَعالَوا اَنْ یأتِنا الصَّیدُ یَحْطِبُ	اشکال یہ ہے کہ اَنْ ناصبہ ہے لیکن یہاں پر اس نے جزم دی ہے۔ جواب یہ ہے کہ یأتِنا کی یاء اَنْ کی وجہ سے نہیں گری بلکہ سیاق کلام سے گر گئی ہے اس معنیٰ پر اَنْ جازمہ نہیں اور نہ ہی اس کے عمل سے یاء گر گئی ہے۔
۹۵	اذن اظنُّكَ صادقاً	اشکال یہ ہے کہ اِذَنْ عامل ناصب ہے لیکن یہاں اظنُّکَ میں عمل نہیں کیا اس کا جواب ہے کہ اذن کے عمل کرنے کی ایک شرط یہ ہے کہ مابعد بہ نسبت ماقبل کے مستقبل ہو یہاں یہ شرط مفقود ہے (شرح مأتہ عامل گھوٹوی کلاں)
۹۶	اِنّكَ اِنْ یصرعْ اَخوكَ تصرعُ	سوال یہ ہے کہ اِنْ شرطیہ کی شرط و جزاء ہر دونوں مضارع ہوں تو شرط و جزاء کا مجزوم ہونا واجب ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ شاذ ہے (شرح مأتہ عامل گھوٹوی کلاں) **قاعدہ اِنْ:** اِنْ چار قسم ہے۔ (۱) مخففہ من المثقلہ لقولہٖ تعالیٰ وان وجدنا اکثرھم لفاسقین، (۲) ان نافیہ کقولہ ان الکٰفرون الا فی غرور (۳) اِنْ زائدہ کما قال الشاعر وما ان طبّنا جبنٌ ولٰکن منایا ودولۃٌ اٰخرینا

نمبر شمار	جملہ	حل
		(۴) شرطیہ جو دو جملے چاہتا ہے (۱) شرط (۲) اجزاء (وفیہ بحث جلیل فی النحو بالتفصیل) والا فلتنظر فی کتابی احسن البیان الجزء الثانی وکتابی نعم الحامی شرح شرح الجامی۔
٩٧	اِنَّ مِنْ اَشدّ النّاس عذاباً یوم القیمۃِ المصوّرُوْنَ (قیامت میں شدید ترین عذاب فوٹوگرافروں کو ہوگا)	اشکال یہ ہے کہ اِنّ کا اسم مِن اشد الناس تو نہیں کیونکہ وہ ظرف ہے اور لامحالہ اس کا اسم المصورون ہے اور اس کا اسم منصوب ہونا چاہیئے نہ کہ مرفوع۔ جواب:۔ اس کا اسم محذوف ہے جسے ضمیر شان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ف: تصویر کھینچنا اور کھنچوانا حرام ہے اس کی تاویل ناقابلِ قبول ہے اور تفصیل فقیر کے رسالہ "اسواء التعذیر" میں ہے۔
٩٨	اَنْ تَقْرآن علیٰ اَسماءَ وَ تُحِلّمَا مِنَ السّلام وَاَنْ لَا تُشْعِرَا اَحد	اشکال ظاہر ہے کہ اَنْ ناصبہ ہے لیکن تقرآن پر عمل نہیں کیا۔ جواب، کوفیوں نے کہا کہ یہ مخففہ من المثقلہ ہے لیکن یہ غلط ہے کیوں کہ اس کا قاعدہ ہے کہ ان مخففہ کے بعد سین یا سوف یا لم جازمہ یا قد یا کوئی اور فاصلہ ضروری ہے جیسے علم ان سیکون منکم مرضیٰ اور علمت ان سوف یقوم زید اور عَلِمتُ اَنْ لَمْ یَقُمْ اور لیعلم اَنْ قد ابلغوا رسالات ربہم وغیرہ وغیرہ اسی لئے کوفیوں نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ صرف یہ کہہ دیا کہ یہ شاذ ہے۔ صحیح جواب بصریوں کا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ اَنْ مصدریہ

نمبر شمار	جملہ	حل
		یہ محمول ہوما مصدریہ ہے جیسے ما مصدر غیر عامل ہے یہ بھی اس پر محمول ہونے کی وجہ سے عمل نہیں کر رہا۔ (گھوٹوی)
۹۹	صِبْغَةَ اللهِ	منصوب ہے فعل محذوف ہے دراصل "اِلْزَمُوْا صِبْغَةَ اللّٰہِ" تھا۔
۱۰۰	علیکم السّکینۃ منصوب کیوں حالانکہ علیکم خبر مقدم السکینۃ مبتدا مؤخر مرفوع ہونا چاہیئے۔	علیکم اسم فعل بمعنے اَلْزَمُوْا ہے۔ اب اشکال نہ رہا۔
۱۰۱	حِطّۃٌ نَغْفِرْ لَکُمْ	اشکال یہ ہے کہ نَغْفِرْ مجزوم کیوں ہے؟ حالانکہ یہاں جازم کوئی نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ حِطّۃٌ اسم فعل ہے بمعنے حُطَّ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا اور امر کے جواب میں مضارع مجزوم ہے۔
۱۰۲	اَشْرَکُوْا مَکَانَکُمْ	اشکال یہ ہے کہ مَکَانَکُمْ مفعول بہ نہیں بن سکتا اور نہ ہی مفعول فیہ تو پھر منصوب کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا عامل اُلْزُمُوا محذوف ہے۔
۱۰۳	قَالَ زَیْدٌ تحت الشجرۃ فنقض وُضُوْءُہٗ	ترکیب تو مشکل نہیں صرف طالب علم لفظ قال سے گھبرا جاتا ہے کہ قول سے وضوء کیوں ٹوٹ گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ قال از قیلولۃ ہے یعنے زید نے درخت کے نیچے قیلولہ کیا

نمبر شمار	جملہ	حل
		کیا تو اس کا وضو ٹوٹ گیا۔
۱۰۴	رأيتُ كُمَيتاً على كُمَيتٍ يَشْرَبُ كُمَيتاً	یہ ترکیب مشکل نہیں صرف ایک لفظ کئی معنوں میں مستعمل ہوا اسی لئے اشکال پیدا ہوگیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے پہلے کمیت سے ایک شخص مراد دوسرے کمیت کا معنیٰ ہے گھوڑا تیسرے سے شراب مراد ہے اب معنیٰ یوں ہے کہ میں نے کمیت نامی شخص کو گھوڑے پر شراب پیتے دیکھا۔
۱۰۵	رأيتُ كِلَابَ كِلَابٍ يأكلون كِلَاباً في كِلَابٍ	یہ ترکیب مشکل نہیں صرف ایک لفظ کلاب مختلف معنوں میں مستعمل ہونے سے مشکل بن گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے کلاب سے ایک شخص مراد ہے۔ دوسرے اور تیسرے سے کلب کی جمع یعنے کتے چوتھے جنگل مراد ہے اب معنیٰ یہ ہوا کہ میں نے کلاب نامی شخص کے کتوں کو دیکھا کہ وہ جنگل میں کتوں کو کھا رہے تھے۔
۱۰۶	كَلَبَ كَلْبٌ فِي كَلَبٍ رَجُلاً	یہ ترکیب مشکل نہیں صرف ایک لفظ عرفی اور مصدری معنیٰ میں یکجا آجانے سے مشکل ہوگیا ہے کَلَبَ ماضی ہے بمعنے کُتّے نے کاٹا تیسرے سے جنون کُتّے کا یعنے باؤلا ہونا اب معنیٰ یہ ہوا کہ کُتّے نے باؤلا پن میں مرد کو کاٹا۔
۱۰۷	عَصَرَ عَصْرٌ مِنْ عَصْرٍ	یہ ترکیب مشکل نہیں صرف ایک لفظ کے کئی معنوں میں مستعمل ہونے سے اشکال پیدا ہوگیا ہے پہلا عَصَرَ ماضی ہے بمعنے

نمبر شمار	جملہ	حل
		نچوڑ دوسرے سے مطلق زمانہ تیسرے سے وقت معروف مراد ہے یعنے زمانے نے عصر سے اسے نچوڑا یعنے تباہ و برباد کیا۔
۱۰۸	بَطْنُ کُبَیْرٍ کُبَیْرٍ کُبَیْرٍ	کبیر اول وثانی بمعنے کلاں اور درمیانہ کبیر مرکب ہے از کاف وبیر بمعنے کنواں سے اب معنیٰ یہ ہے کہ بڑا پیٹ بڑے کنوئیں جیسا ہے۔
۱۰۹	طاف عبدا اللہِ بالبیتِ سبعةً	یہ ترکیب اسی لئے مشکل نظر آرہی ہے عبدا اللہ منصوب کیوں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عبدا اللہ تثنیہ کا صیغہ ہے کہ اس کا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔
۱۱۰	جاءنی اِلّا زیدٍ	اس میں اشکال یہ ہے کہ اِلّا جارہ تو نہیں تو پھر زید مجرور کیوں اس کا جواب یہ ہے کہ الاّ بمعنے پیغام ہے اور مضاف ہوکر جاءنی کا فاعل ہے۔
۱۱۱	قالوا اَعْدَائِنَا احبائنا	اشکال کا جواب یہ ہے کہ قالوا جمع کا صیغہ ہے اسم فاعل دراصل قالون تھا از قلیٰ یقلیٰ معنیٰ یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کے دشمن ہمارے محبوب ہیں۔
۱۱۲	انّ ھند المحبة الحسناءَ	اِنَّ دراصل اِ تھا صیغۂ امر بمعنے وعدہ کر اس پر نون مشددہ ہے ھندُ منادی ہے اس کی ندا کا حرف محذوف ہے۔

نمبر شمار	جملہ	حل
۱۱۳	اِنَّلِ زیداً اَذْھَبَنَا	یہ دراصل اِنْ نَلِ تھا نون کو نون میں ادغام کیا گیا ہے اب ترکیب آسان ہے۔ اب معنیٰ یہ ہوا۔ اگر میں زید کو دوست رکھتا ہوں تو وہ مجھے لے جائیگا۔
۱۱۴	حمدت حامداً حمداً حمیداً وغایۃ شکرہ دھراً مدیداً	ترکیب یہ ہے کہ حمداً مفعول مطلق حمیداً مفعول بہ و مفعول معہ دھراً مفعول فیہ مدیداً صفت ہے۔ اب اشکال نہ رہا۔
۱۱۵	اَنَا کُنْتُ لَیلاً فی السوق	یہ ترکیب آسان ہے صرف یہی ہے کہ اَنَا مبتدا ہے۔
۱۱۶	اَنَّ زیداً فی الدار	اَنَّ فعل ماضی بمعنے رویا زید دار میں۔ باقی ترکیب ظاہر ہے۔
۱۱۷	اِنَّ فِرْعَوْنَ وموسیٰ فی النار	"بے شک فرعون نار میں ہے" (موسیٰ کی قسم) ترکیب تو آسان ہے صرف اشکال یوں تھا کہ فرعون پر موسیٰ کا عطف ہو تو کفر لازم آتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام دوزخ میں کیسے اب اشکال دور ہوا کہ واؤ قسمیہ ہے۔
۱۱۸	النارُ فی الشتاءِ خیرٌ مِنَ اللہ ورسولِہٖ	اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قسم سردی میں آگ بہتر ہے۔ اشکال یوں تھا کہ آگ اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) سے کیسے بہتر ہو سکتی ہے۔ جب بتایا گیا کہ واؤ قسمیہ ہے تو اشکال نہ رہا۔

نمبر شمار	جملہ	حل
۱۱۹	یَا دُرُوِ دُ زیدًا	اے درویش زید کو دیکھ دُرُوِ درویش کا مرخم۔ اب ترکیب آسان ہے۔
۱۲۰	مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فَاقْتُلُوْہُ	جو نبی علیہ السلام کو بد دعا کرے اُسے قتل کر دو۔ اشکال تھا کہ نبی علیہ السلام پر درود پڑھنا ثواب لیکن یہاں اس کے برعکس ہے۔ اب ترجمہ سے اشکال دور ہوا کہ یہاں پر صلوٰۃ بمعنے دعا ہے اس کے بعد علیٰ آیا ہے۔ بد دعا کا معنیٰ پیدا کر دیا۔ اب اشکال نہ رہا۔
۱۲۱	لا الٰہ الا اللہ	اس کی چند ترکیبیں ہیں (۱) لا نفی جنس الٰہ اس کا اسم اس کی خبر موجود محذوف اِلٰہ موصوف اِلَّا بمعنے غیر صفۃ۔ اب ترکیب ظاہر ہے اِلَّا بمعنے غیر کی تحقیق فقیر کی کتاب نعم الحامی میں ہے۔ (۲) لا نفی جنس الٰہ اسم الا اللہ اس کی خبر (۳) لا نفی جنس الٰہ مبدل منہ الا اللہ بدل (۴) لا نفی جنس الٰہ معطوف علیہ الا اللہ بیان آخری دو ترکیبوں میں موجود لا کی خبر محذوف ہوگی۔
۱۲۲	ما احسنہ	ما مبتدا اور احسنہ اس کی خبر ہے۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ اس لئے کہ تعجب کا فعل ہے۔
۱۲۳	واحسن بہ	احسن امر بمعنے اَحْسَنَ ماضی بہ میں ضمیر کے بجائے اسم ظاہر مثلاً اس کا فاعل بہ کی باء زائدہ ہے۔ فعل فاعل سے مل کر

۱۲۲ لاحول ولا قوۃ الا باللہ :۔

قاعدہ : جب کہ لائے نفی جنس بطریق عطف مکرر واقع ہو اور ان دونوں کے بعد ان کا اسم نکرہ مفردہ بلا فصل واقع ہو جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ہیں کہ اس میں لائے نفی جنس ہوا ہے ایک حَوْلَ پر ہے اور دوسرا قُوَّۃَ پر ہے اور ان کے درمیان واؤ عطف ہے اور پھر ان دونوں کا اسم نکرہ مفردہ بلا فصل واقع ہے پہلے کا حَوْلَ ہے اور دوسرے کا قُوَّۃَ تو ایسی صورت میں ان دونوں کے اسم میں پانچ وجہ جائز ہیں۔

(۱) یہ کہ دونوں مبنی بر فتح ہوں اور دونوں جگہ لَا نفی جنس کا جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ اگر دو جملے مانے جائیں تو تقدیر عبارت اس طرح ہوگی لَاحَوْلَ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ ثَابِتٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللہِ وَلَا قُوَّۃَ عَلَی الطَّاعَۃِ ثَابِتٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللہِ (اللہ کی مدد کے سوا کسی کی مدد سے گناہ سے نہیں بچ سکتے اور اللہ کی مدد کے سوا کسی کی مدد سے طاعت پر قوت نہیں ہے)

ترکیب : لَا نفی جنس کا حَوْلَ مصدر عَنْ حرف جار اَلْمَعْصِیَۃِ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا حَوْلَ اپنے متعلق سے مل کر اسم ہوا لَا کا ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل بِ حرف جار اَحَدٍ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ منہ ہوا اِلَّا حرفِ استثناء بِ حرف جار اللہ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق ہوا ثَابِتٌ کے ثَابِتٌ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی لَا کی لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ علیہا ہوا واو حرف عطف لَا لنفی جنس کا قُوَّۃَ مصدر عَلیٰ حرف جار الطَّاعَۃِ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا قُوَّۃَ کے قوۃ اپنے متعلق سے مل کر اسم ہوا لَا کا ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل بِ حرفِ جار اَحَدٍ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ منہ ہوا اِلَّا حرفِ استثناء بِ حرف جار اللہ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق ہوا ثَابِتٌ کے ثَابِتٌ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی لَا کی لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا اور ایک جملہ مانا جائے تو لَا قُوَّۃَ مفرد کا عطف لَاحَوْلَ مفرد پر ہوگا اور دونوں کی ایک خبر محذوف ہوگی اور تقدیرِ عبارت اِس طرح ہوگی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ ثَابِتَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللہِ۔

(۲) یہ کہ دونوں کا رفع ہو اور دونوں جگہ لَا زائد اور رفع ان کے مبتداء ہونے کے سبب سے ہے۔ جیسے لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللہِ اور اگر ایک جملہ مانا جائے تو تقدیر عبارت اس طرح ہوگی لَاحَوْلٌ

وَلَا قُوَّةُ ثَابِتَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

ترکیب: لا ملغی حَوْلٌ معطوف علیہ واؤ حرف عطف لا ملغی قُوَّۃٌ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا ثَابِتَانِ اسم فاعل بِاَحَدٍ جار مجرور مستثنیٰ منہ اِلَّا حرف استثناء بِاللّٰہِ جار مجرور مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق ہوا ثابتان کے ثَابِتَانِ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور اگر دو جملے مانے جائیں تو تقدیر عبارت اِس طرح ہوگی لَاحَوْلٌ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ ثَابِتٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا قُوَّۃٌ عَلَی الطَّاعَۃِ ثَابِتٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ

(۳) یہ کہ حَوْلَ مبنی بر فتح اور پہلا لَا نفی جنس کا اور قُوَّۃٌ مرفوع منہ تنوین اور دوسرا لَا زائد جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ ایک جملہ کی صورت میں تقدیر عبارت اس طرح ہوگی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃٌ موجودان بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترکیب: لَا نفی جنس کا حَوْلَ معطوف واؤ حرفِ عطف لَا زائدہ اور قُوَّۃٌ محل حَوْلَ پر معطوف ہے کیوں کہ حَوْلَ حقیقت میں مبتداء ہے محلاً مرفوع معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم ہوا لَا کا مَوْجُوْدَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ خبر لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) یہ کہ حَوْلَ مبنی بر فتح اور پہلا لَا نفی جنس کا اور قُوَّۃً منصوب معہ تنوین اور دوسرا لَا زائد جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃً اِلَّا بِاللّٰہِ ایک جملہ کی صورت میں تقدیرِ عبارت یوں ہوگی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃً مَوْجُوْدَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا نفی جنس کا حَوْلَ معطوف علیہ واؤ حرفِ عطف لَا زائدہ قُوَّۃً حَوْلَ کے لفظ پر معطوف ہے معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم ہوا لَا کا مَوْجُوْدَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ خبر۔ لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا تیسری اور چوتھی صورت میں بصورت دو جملہ تقدیرِ عبارت ایسے ہوگی لَا حَوْلَ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ مَوْجُوْدٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ عَلَی الطَّاعَۃِ مَوْجُوْدٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(۵) یہ کہ پہلا لَا ملغی اور حَوْلٌ مرفوع معہ تنوین اور دوسرا لَا نفی جنس کا اور قُوَّۃَ مبنی بر فتح جیسے لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ایک جملہ کی صورت میں تقدیر عبارت اس طرح ہوگی لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّۃَ مَوْجُوْدَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ اور دو جملوں کی صورت میں اس طرح ہوگی لَاحَوْلٌ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ مَوْجُوْدٌ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ عَلَی الطَّاعَۃِ مَوْجُوْدٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

نمبر شمار	جملہ	حل
۱۲۵	شَرُفَ الرَّجُلُ زَیْدٌ ایسے ہی لَؤُمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (فعل ذم ہے)	سوال یہ ہے کہ شرف کا فاعل تو الرجل ہے لیکن یہ زیدٌ کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شرف از افعال مدح ہے زید مخصوص بالمدح ہے۔ (شرح مأتہ گھوٹوی)
۱۲۶	حَبَّ بِهَا مَقْتُوْلَةً حِيْنَ تُقْتَلُ	اشکال یہ ہے کہ مقتولۃً منصوب کیوں جواب یہ کہ حَبَّ فعل مدح ہے۔ کبھی اس پر باء جارہ آتی ہے اور مقتولۃً ھا کی تمیز ہے۔
۱۲۷	عسیٰ زَیْدٌ قائم	عسیٰ تامہ ہے اس کا اسم ضمیر شان ہے اور خبر (زید قائم) جملہ ہے۔ (المغنی)
۱۲۸	عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُساً	الغویر عسیٰ کا اسم اور ابوساً خبر سوال یہ ہے کہ عسیٰ کی خبر مضارع بہ اَنْ آتی ہے؟ اس کا جواب ہے کہ اصل میں عسیٰ الغویر ان یکون ابوساً تھا
۱۲۹	عَسَاكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا	سوال یہ ہے کہ عسیٰ کا اسم غیر ضمیر مرفوع کیوں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عسیٰ بمعنے لعل ہے۔
۱۳۰	لَعَلَّكَ يَوْماً اَنْ تُلِمَّ مُلِمَّةٌ	سوال یہ ہے کہ لعلَّ کی خبر منصوب کیوں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ لَعَلَّ بمعنے عسیٰ ہے کاف ضمیر ممیز یوماً تمیز لعل کا اسم ان تلم اس کی خبر ہے۔
۱۳۱	مَا اَنَا كَاَنْتَ	کاَنْتَ کاف جارہ ہے انت مجرور باقی ترکیب ظاہر ہے۔

نمبر شمار	جملہ	حل
۱۳۲	كَمْ مِثْلِهَا فَارَقْتُهَا	سوال یہ ہے کَمْ کا اسم معرفہ نہیں ہوتا؟ جواب: لفظ مثل مضاف ہو تب بھی نکرہ رہتا ہے۔
۱۳۳	يُوشِكُ أَرْضُنَا أَنْ تَعُودَا	سوال یہ ہے کہ اُوْشَکَ فعل غیر متصرف ہے لیکن یہ اسم فاعل عامل ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اوشک اور کاد ہر دو کا مضارع اور اسم فاعل عمل کرتے ہیں۔
۱۳۴	فَتَرَبَّصُوا بِهِ عَتّٰى حِيْنٍ	یہ دراصل حَتّٰى حِيْنٍ تھا۔ یہ آیت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں اسی طرح ہے اور ہذیل کے قبیلہ میں حاء کو عین سے تبدیل کرنا جائز ہے۔
۱۳۵	عَلَا زَيْدٌ	عَلٰی جارہ ہے تو زید مجرور کیوں؟ جواب: یہ عَلا جارہ نہیں بلکہ فعل ماضی ہے از عُلُوٌّ ہے۔
۱۳۶	نَزَلْتُ مِنْ عَلَى الْفَرَسِ	مِن جارہ اور عَلٰی بھی حرف جارہ اور حروف جارہ اسماء پر داخل ہوتے ہیں یہاں حرف پر کیوں؟ جواب: یہ ہے کہ یہ علی اسمیہ ہے بمعنے فوق اب ترکیب آسان ہے۔
۱۳۷	لَاهِ ابْنُ عَمِّكَ یہ ایک شعر کا جملہ ہے شعر یوں ہے[1] لَاهِ ابْنُ عَمِّكَ لَا أُفْضِلْتَ فِي حَسَبٍ عَنِّي وَلَا أَنْتَ دَيَّانِي فَتَخْزُوْنِي	یہ دراصل لِلّٰہِ دَرُّ ابْنِ عَمِّكَ تھا۔ لام جارہ اور ایک لام اللہ بطریق شذوذ محذوف ہیں ایسے ہی ابن عمک کا مضاف حذف کرنا بھی شاذ ہے۔

[1]: اللہ سے تیرے چچیرے بھائی کو انعام نصیب ہو تو حسب نسب میں مجھ سے افضل نہیں اور نہ ہی تو میرا مالک ہے کہ تو مجھ پر غلبہ پائے۔

تمّت بالخیر